RS: 3/-

روزہ
ہفت
الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۷۱ شمارہ ۴۲ ۲۰ تا ۲۶ اکتوبر ۲۰۰۰ء ۲۱ تا ۲۷ رجب ۱۴۲۱ھ

آئندہ سال ہونیوالے اسمبلی انتخابات میں

ہندو ووٹ بنک کو مضبوط کرنے کے لئے

اترپردیش میں فرقہ وارانہ فسادات کی سازش

فرقہ پرستوں کی اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے اقلیتیں بالخصوص مسلمان صبر و تحمل سے کام لیں

محمد سالم جامعی

یہ بات اب اس ملک کی ایک روایت سی بن گئی ہے کہ جب بھی کوئی پارلیمانی یا اسمبلی انتخاب سامنے آتا ہے تو سیاسی پارٹیاں خاص طور پر فرقہ پرست عناصر اپنے فرقہ کی رائے عامہ کو متحد کرنے اور اسے اپنے حق میں کرنے کے لئے فرقہ پرستی کے شعلے بھڑکانا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ ایسا اس لیے کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

انڈونیشیا عالمی سازشوں کی زد میں

[illegible]

نقد و نظر

[illegible]

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ممتا بنرجی کے ڈرامہ کا ڈراپ سین

آخر کار وزیر اعظم مسٹر اٹل بہاری باجپئی کی طفل تسلیوں اور نام نہاد تحریری یقین دہانیوں کے بعد ریلوے وزیر مس ممتا بنرجی کا سیاسی ڈرامہ اپنے انجام کو پہنچ ہی گیا۔ مس ممتا بنرجی نے تیل کی قیمتوں میں اضافہ کے خلاف نہ صرف ریلوے وزارت اور ان کے دوسرے ساتھی اجیت کمار پانجہ نے وزارت خارجہ میں اپنے عہدے سے استعفے دے دیئے تھے، بلکہ یہ بھی اعلان کر دیا تھا کہ اگر اڑتالیس گھنٹوں کے اندر اندر مسٹر باجپئی نے بڑھی ہوئی قیمتوں کو واپس نہ لیا تو پارٹی قومی جمہوری محاذ سے بھی علیحدہ ہو جائے گی۔ ایک ہفتہ تک تقریباً یہ سیاسی ڈرامہ چلتا رہا اور ایک دن اخبارات میں ان کی طرف سے یہ خبر بھی چھپوائی گئی کہ مس ممتا بنرجی نے اپنے سرکاری مکان سے بھی اپنا سامان پیک کرانا شروع کر دیا ہے اور وہ کسی بھی وقت کلکتہ کے لیے روانہ کیا جا سکتا ہے۔ مسلسل ایک ہفتہ تک ممتا جی دہلی بھی نہیں آئیں یہاں تک کہ انھوں نے کابینہ کی اس میٹنگ میں بھی شرکت نہیں کی جس میں تیل کی قیمتوں کو کم کرنے کے ان کے مطالبہ پر غور کرنا تھا۔

مس ممتا بنرجی کی پرجوش اور ہنگامہ خیز سیاست کو سیاسی لونڈگی کا نام دیا جاتا رہا ہے۔ جب تک وہ کانگریس سے وابستہ رہیں تو دوسری پارٹیاں ان کے جذباتی اقدامات کو اس خطاب سے نوازا کرتی تھیں اور آج جبکہ وہ کابینہ میں صرف دو کرسیوں کی خاطر بی جے پی کے زیر سایہ اپنی سیاسی ہنگامہ آرائیوں میں مصروف ہیں تو کانگریس اور کمیونسٹ پارٹیاں انھیں اسی خطاب سے نواز رہی ہیں۔

مس ممتا بنرجی ایک جذباتی سیاستداں ہیں حالانکہ سیاسی اصول کے مطابق انھیں بولنے سے پہلے سوچنا چاہیے لیکن یہ ہمیشہ ہی ان کی مجبوری رہی ہے کہ وہ بولتی پہلے ہیں اور سوچتی بعد میں ہیں حالانکہ اس کا اعتراف وہ موقع بموقع کرتی بھی رہتی ہیں مگر نہ معلوم وہ اپنی اس عادت کے لیے مجبور کیوں ہیں۔

مس ممتا بنرجی نے جب سے ترنمول کانگریس قائم کی ہے ان کا سیاسی گھوڑا کافی تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ بی جے پی والے ترنمول کی اس برق رفتار ترقی کو اپنے تعاون کا رہین منت قرار دے رہے ہیں اور دعویٰ کر رہے ہیں کہ ان کی وجہ سے ہی کمیونسٹ مخالف ووٹ مس ممتا بنرجی کے گرد اکٹھا ہو سکا ہے۔ اگر بی جے پی کے اس دعوے کو صحیح بھی مان لیا جائے تو یہ حقیقت بھی اپنی جگہ ہے کہ بی جے پی سے جتنا فائدہ ترنمول کانگریس کو پہنچا ہے اس سے کہیں زیادہ ترنمول کانگریس کے اشتراک سے بی جے پی فائدہ اٹھانے میں کامیاب رہی ہے، گذشتہ بلدیاتی انتخابات میں ترنمول کانگریس اور بی جے پی کے انتخابی نتائج اس کی واضح مثال کہے جا سکتے ہیں۔ جن میں بی جے پی زیرو سے اوپر اٹھ کر اپنا فیصد کسی بھی حد و اعشاریہ تک پہنچانے میں کامیاب رہی ہے اور پارلیمانی انتخابات میں بھی بی جے پی اگر پہلی مرتبہ مغربی بنگال میں اپنا کھاتہ کھولنے میں کامیاب رہی تھی تو وہ بھی ترنمول کانگریس کی ہی بدولت ممکن ہو سکا تھا اس سے صاف ظاہر ہے کہ بی جے پی نے ترنمول سے کہیں زیادہ اس اشتراک سے فائدہ اٹھایا ہے اور اب جبکہ آئندہ سال مارچ میں مغربی بنگال کے اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں بی جے پی اگر مس ممتا بنرجی کو طفل تسلیاں دے رہی ہے تو اس کے سامنے اس اشتراک کے یہی فوائد ہیں اور اس طرح بی جے پی ترنمول کے کندھے پر سوار ہو کر مغربی بنگال اسمبلی میں اپنی تعداد بڑھانا چاہتی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اگر وزیر اعظم تیل کی اشیاء کی قیمتیں گھٹانے میں واقعی مخلص ہیں جیسا کہ ان کے مس ممتا بنرجی کے نام مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے تو بظاہر وزیر اعظم کے سامنے فیصلہ لینے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ مس ممتا بنرجی کے صرف وزیر اعظم کی یقین دہانی پر استعفیٰ واپس لے لینے کے پس پشت اور کیا راز ہائے سربستہ ہیں اس سلسلہ میں ابھی کچھ کہنا تو مشکل ہے لیکن بی جے پی کے ذرائع سے ملنے والی خبروں پر اگر یقین کیا جائے تو یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ اگر مس ممتا بنرجی اپنے استعفیٰ پر اصرار کرتیں تو ان کی پارٹی کے آٹھ میں سے پانچ ارکان پارلیمان اپنا گروپ بنا کر بی جے پی کی گود میں جا بیٹھتے جس کے بعد خود ان کے لیے اپنے وجود کی بقا کے ہی لالے پڑ جاتے۔

جواہر القرآن

سورہ توبہ : ۹
ترجمہ آیات : ۷۸-۷۹

حضرت شیخ الہندؒ

○ کیا وہ جان نہیں چکے کہ اللہ جانتا ہے ان کا بھید اور ان کا مشورہ اور یہ کہ اللہ خوب جانتا ہے سب چھپی باتوں کو (ف۱)

○ وہ لوگ جو طعن کرتے ہیں ان مسلمانوں پر جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور ان پر جو نہیں رکھتے مگر اپنی محنت کا پھر ان پر ٹھٹھے کرتے ہیں، اللہ نے ان سے ٹھٹھا کیا ہے اور ان کے لیے عذاب دردناک ہے (ف۲)

فوائد: ——— علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

(ف۱) یعنی خواہ کیسے ہی وعدے کریں، باتیں بنائیں یا قسمیں کھائیں، خدا ان کے ارادوں اور نیتوں کو خوب جانتا ہے اور اپنے ہم نشینوں کے ساتھ جو کچھ مشورے کرتے ہیں، انہیں پوری طرح آگاہ ہے۔ وہ جانتا ہے کہ **لنصدقن ولنکونن من الصالحین** کا وعدہ محض اغراض کو [illegible] دل اور زبان سے نہیں [illegible]۔

(ف۲) ایک مرتبہ آنحضرت صلعم نے مسلمانوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے چار ہزار (دینار یا درہم) لا کر پیش کر دیئے۔ عاصم بن عدی نے ایک سو وسق کھجوریں (جن کی قیمت چار ہزار درہم ہوتی تھی) پیش کیں۔ منافقین کہنے لگے کہ ان دونوں نے دکھلاوے اور نمود کو اتنا دیا ہے۔ ایک غریب صحابی ابو عقیل جب لے جو محنت مشقت سے تھوڑا سا کما کر لائے۔ [illegible] ایک صاع کھجور صدقہ کیا [illegible] غرض تھوڑا دینے والا اور بہت خرچ کرنے والا کوئی ان کی زبان سے نہ بچتا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا **سخر اللہ منہم** (اللہ نے ان سے ٹھٹھا کیا) [illegible] لیکن فی الحقیقت اللہ ان کو بنا رہا ہے [illegible] اور عذاب الیم ان کے لیے تیار ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ مس ممتا بنرجی ابھی تک جذبات کے ساتھ ساتھ بعض ساتھیوں کی اقتدار پرستی کی وجہ سے اس وقت ایک ایسے جال میں پھنس چکی ہیں جس سے نکلنا ان کے لیے آسان نہیں ہوگا حالانکہ وہ گذشتہ ڈھائی سال کے تجربات سے یہ بات بہت اچھی طرح سمجھ چکی ہیں کہ وہ این ڈی اے کے ساتھ رہتے ہوئے مغربی بنگال اسمبلی پر قبضہ نہیں کر سکتیں اور یہ کہ بی جے پی ان سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہی ہے مگر وہ اب سیاسی جال میں پھنس چکی ہیں۔ اس سے نکلنے کے لیے جہاں انھیں بی جے پی کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا ہوگا وہیں وہ اپنے ہی ساتھیوں کو ایک واضح پیغام بی جے پی کی گود میں بیٹھا ہوا دیکھنے پر مجبور ہوں گی۔

مغربی بنگال میں مسلمانوں کا رجحان پہلے سے ہی ممتا بنرجی کی طرف رہا ہے۔ جب وہ کانگریس میں تھیں تو مسلمانوں کے ووٹوں کا ایک اچھا خاصا حصہ کانگریس کے لیے حاصل کر لیا کرتی تھیں اور جب انھوں نے ترنمول کانگریس کے نام سے ایک نئی پارٹی بنائی تو مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ان کے ساتھ کھڑی نظر آنے لگی اور جب تک انھوں نے فرقہ پرست بی جے پی کا دامن نہیں تھاما تھا ان کے ساتھ وہ کھڑے رہے لیکن افسوس کہ ممتا بنرجی اپنی اقتدار کی ہوس پر قابو نہ رکھ سکیں اور صرف چند کرسیوں کی خاطر انھوں نے بی جے پی سے ہاتھ ملا لیا جس کے بعد مسلمانوں نے ان سے منہ موڑ لیا [illegible] تمام پیچھے میں ہی حالت بھی اور آج اگر دیکھا جائے تو ایسے چند مسلم لیڈر ہی ممتا بنرجی کے ساتھ کھڑے ہوئے ہوں گے جن کا مسلم عوام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

مس ممتا بنرجی مغربی بنگال میں فرقہ پرستی کے ساتھ [illegible] یہ توقع کرنا [illegible] کہ این ڈی اے میں رہتے ہوئے مس ممتا بنرجی مغربی بنگال اسمبلی پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی اس لیے ان کی طرف توقع بھی کی جا سکتی ہے۔ انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ بی جے پی کو صرف اپنے بعد ووٹ حاصل کرنے کے لیے مسلمانوں کا دل [illegible] اپنے حامیوں کی صفوں میں [illegible] ہیں۔ مس ممتا بنرجی اب بھی عقل کے ناخن لیں اور این ڈی اے کو چھوڑ کر مغربی بنگال میں سیکولر پارٹیوں کو ساتھ لے کر [illegible] کمیونسٹوں سے مغربی بنگال کو [illegible] سے خالی کرا پائیں گی۔ [illegible] تو انھیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ مغربی بنگال کا آنے والا سیاسی اسمبلی انتخاب بھی کمیونسٹوں کے حق میں جائے گا اور کوئی طاقت انھیں اقتدار سے محروم نہ کر سکے گی۔

ہم مغربی بنگال ہی نہیں ملک کے کسی بھی حصہ میں کمیونسٹ نظام اقتدار کے حامی نہیں ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ مغربی بنگال اور کیرالہ سے بھی کمیونسٹ نظام جلد از جلد ختم ہو لیکن ہم فرقہ پرست پارٹی کے تعاون والے کسی اقتدار کو بھی کسی قیمت پر برداشت کرنے کو تیار نہیں ہیں اور ظاہر ہے این ڈی اے میں رہتے ہوئے مس ممتا مغربی بنگال میں بی جے پی کے تعاون کے اقتدار تک نہیں پہنچ سکتیں۔ مس ممتا بنرجی اس بات کو جتنا جلدی سمجھ لیں اتنا ہی ان کے لیے اور مغربی بنگال کے عوام کے لیے بہتر ہوگا۔

ممتا جی کو چاہیے کہ وہ ادھر ادھر کے بجائے کوئی ٹھوس قدم اٹھائیں اور طے کر لیں کہ انھیں صرف اپنا مستقبل عزیز ہے یا وہ مغربی بنگال کا بھلا کرنا چاہتی ہیں۔ اور اگر وہ واقعی مغربی بنگال کے عوام کے لیے مخلص ہیں تو انھیں اول فرصت میں این ڈی اے سے باہر نکل آنا چاہیے اور اگر انھیں صرف اپنا مستقبل عزیز ہے تو ظاہر ہے وہ اقتدار کے زیر سایہ ہی [illegible] ہے۔ □□

ہمارا فوجی نظام روسی ہتھیاروں پر ہی مبنی ہے

ہمیں دوستی کی ضرورت ہے کسی کیمپ کی نہیں

سابق وزیر اعظم جناب اندر کمار گجرال کا انٹرویو

[illegible]

بہار میں نئی سیاسی صف بندی

لالو، شرد اور نتیش کمار ایک پلیٹ فارم پر؟

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

صفحۂ روزگار

ویب ڈیزائننگ

روزگار کا سنہری ذریعہ

اگر دیکھا جائے تو کمپیوٹر کے میدان میں جتنی تیزی سے ترقی ہوئی اتنی تیزی سے شاید ہی کسی میدان میں ہوئی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر میدانوں کے مقابلے میں اس میدان میں روزگار کے مواقع بہت ہیں ساتھ ہی نئی نئی تکنیکوں نے اس میدان میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ آج کوئی بھی شعبہ اس کے اثر سے بچا ہوا نہیں ہے۔

[illegible]

کرائی جاتی ہیں جو ویب ڈیزائننگ کو کیریئر کی حیثیت سے اپنانے میں معاون ہوتی ہیں۔ [illegible]

3413311، 3413350

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

اشارات:

علامہ خواجہ محمد عبد الحی سنبھلی

عورت کے حقوق

عورت کے طبیعی، فطری انداز میں یا مرد بنکر پیدا نہ ہونے کی حسرت کے پیش نظر

[illegible] Every thing has its function [illegible] Woman has her function [illegible]

[illegible] Might is right [illegible] Possession [illegible]

[illegible] Learning by doing [illegible]

[illegible]

(جاری ہے)

اقلیتوں اور سرکاری اراضی پر ناجائز قبضے کو سختی سے روکا جائے

امیر الہند حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی مدظلہٗ کا مطالبہ

نئی دہلی، ۱۰؍ اکتوبر: جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے اقلیتوں کی زمینوں، قبرستانوں اور موقوفہ اراضی پر قبضہ کی مہم پر اظہار تشویش کرتے ہوئے اسے افسوسناک قرار دیا ہے۔ ایک خاص فرقے کے افراد منصوبہ بند طریقے پر سماج دشمن عناصر اور کچھ تنظیموں کے تعاون سے سرکاری اراضی کے ساتھ اقلیتوں کی جائدادوں کو ہتھیانے کی مذموم سعی کر رہے ہیں۔ بہار شریف کی ایک موقوفہ زمین، جس کو لے کر عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے، اس پر قبضہ کرنے کی کوشش سے وہاں فرقہ وارانہ کشیدگی پھیل گئی ہے۔ انھوں نے بہار شریف کی پولیس انتظامیہ کی اس بات کے لئے تحسین کی کہ اس نے اکثریتی فرقے سے تعلق رکھنے والے ان لوگوں کے جارحانہ عزائم کو ناکام بنا دیا ہے، جو وقف کی زمین پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ اگر سرکار اور پولیس انتظامیہ ایمانداری سے اقدام کرے تو شرپسند، فرقہ پرست عناصر کے حوصلے کو توڑا جا سکتا ہے۔ اس سے اکثریت و اقلیت کے مابین ہونے والے تصادم پر روک لگے گی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو فروغ ملے گا۔ انھوں نے اکثریت کے سیکولر و انصاف پسند افراد سے اپیل کی ہے کہ وہ آگے آکر ملک کی ترقی اور امن کی فضا کو بنائے رکھنے کی کوشش کریں۔ مولانا مدنی نے اقلیتوں سے بھی اپیل کی کہ وہ اشتعال میں آئے بغیر جرأت و احتیاط سے صاف ذہن کے ساتھ برادران وطن کو ساتھ لے کر ان فرقہ پرستوں کے عزائم کو ناکام بنانے کا کام کریں، جو یہ چاہتے ہیں کہ ملک ہر معاملہ میں ہندو و مسلم خانوں میں تقسیم ہو جائے۔

اللّٰھم اھدنا

ایک سلفی عالم کی عربی کتاب 'الدیو...

(دوسری قسط)

عالم اسلام

مشرق وسطیٰ جنگ کے دہانے پر

انڈونیشیا میں مظاہرہ

فلسطینیوں کیلئے ۲ ملین ڈالر کا عطیہ

مراکش کا طیارہ عراق پہنچا

صدر قذافی مصر کے دورے پر

لکھنؤ اور اس کے اطراف میں قادیانی فتنہ

صراط المستقیم

...یہ' پر مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کا تجزیاتی تبصرہ

خود احتسابی کی ضرورت

صورتِ شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

حرفِ آخر

اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین آمین

عالمی خبریں

اوزون کی پرت میں دراڑ

ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے قتل میں مستعمل رائفل

نوبل انعام کی دوڑ میں ہندوستانی بھی

روس کے وزیر خارجہ پاکستان جائیں گے

روس اور امریکہ متفق

رشوت

جس کا لینا اور دینا دونوں حرام ہیں

قرآن مجید میں جگہ جگہ کسب حلال کا حکم دیا ہے اور آپس کے اموال کو غلط طریقہ پر کھانے سے بہت سختی کے ساتھ روکا ہے۔ [illegible]

[illegible]

مطلب یہ ہے کہ رشوت کی وجہ سے [illegible]

[illegible]

بہت سے رشوت خور یہ کہتے ہیں کہ رشوت دینے والا خوشی سے دیتا ہے [illegible]

[illegible]

شریعت اسلامیہ میں رشوت لینا اور دینا [illegible] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

جس قوم میں رشوت کا رواج ہو جاتا ہے اس کی گرفت رعب کے ذریعہ کی جاتی ہے (رواہ احمد)

جو رشوت دیتا ہے وہ بھی اس لئے مجرم ہے کہ رشوت کے ذریعہ وہ دوسرے کا حق [illegible]

[illegible]

جس قوم میں رشوت کا رواج ہو جاتا ہے اس کی گرفت رعب کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ (رواہ احمد)

چھبیسواں اجلاس عام جمعیۃ علماء ہند

جمعیۃ علماء ہند کی چھبیسویں اجلاس بمقام رام لیلا میدان متصل محلہ ۱۲ مارچ ۲۰۰۰ء میں دو نظمیں پڑھی گئی تھیں جو انتہائی جوش و اشتیاق کے ساتھ سنی گئی تھیں۔ ان میں ایک نظم ظفر جلال پوری کی تھی جسے دارالعلوم دیوبند کے ایک طالب علم مولوی محمد صالح سلطانپوری نے پڑھا تھا اور دوسری نظم جناب قاری لقمان محسن گنگیروری کی تھی جو انہوں نے خود پڑھی تھی۔ بروقت یہ دونوں نظمیں نہ مل پانے کی وجہ سے اجلاس عام کے بعد شائع ہونے والے ہفت روزہ "الجمعیۃ" کے اجلاس عام نمبر میں شائع نہ ہو سکی تھیں۔ اب یہ دونوں نظمیں ہمیں موصول ہو گئی ہیں جنہیں ہم اپنے قارئین کے اصرار پر شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

ہم لوگ مسلمان ہیں

محسن گنگیروری

ہم لوگ وفادار ہیں بھارت کے وفادار
ہم رہرو منزل ہیں ہمیں [illegible] سالار
ہم لوگ مسلمان

آزادی کی آواز اٹھائی تھی ہمیں نے
اور ریشمی تحریک چلائی تھی ہمیں نے
[illegible] ہیں اس ملک کے معمار
ہم لوگ مسلمان

انگریز سے ہم لوگوں نے لڑ کے لی
آزادیٔ بھارت کے لئے جان گنوائی
[illegible]
[illegible]
ہم لوگ مسلمان

صد پارۂ دامان وطن کس نے سیا ہے
[illegible] کس نے دیا ہے
[illegible] کس نے کیا ہے
[illegible] ہم نے دیا ہے
[illegible]
ہم لوگ مسلمان

[illegible]
ہم لوگ وفادار ہیں بھارت کے وفادار
ہم لوگ مسلمان

کشمیر میں دہلی میں ہمیں پاک [illegible] میں
[illegible]
[illegible]
ہم لوگ مسلمان

تاریخ سے پوچھو مری عظمت کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہم لوگ مسلمان

[illegible]
[illegible] کس نے
[illegible] کس نے
[illegible] کس نے
[illegible]
ہم لوگ مسلمان

ہم لوگ مسلماں ہیں پابند شریعت
[illegible]
[illegible]
ہم لوگ مسلمان

مسلمان زندہ باد!

ظفر جلال پوری

[illegible]
زندہ باد ! مسلمان زندہ باد !
[illegible]
زندہ باد ! مسلمان زندہ باد !
[illegible]
زندہ باد ! مسلمان زندہ باد !
[illegible]
زندہ باد ! مسلمان زندہ باد !

خلیفہ راشد حضرت عثمان بن عفان رضی کی بد دعا

[illegible]

[illegible]

تملناڈو کی مہارانی جے للیتا کو تین سال قید بامشقت کی سزا

آخر کار انا ڈی ایم کے کی جنرل سیکریٹری اور تملناڈو کی سابق وزیر اعلیٰ جے للیتا، ان کی سہیلی ششی کلا، نٹراجن اور چار دوسرے لیڈروں کو تانسی زمین گھپلے میں تین سال قید بامشقت کی سزا سنادی گئی ہے۔ خصوصی عدالت کے فاضل جج انبالگن نے گذشتہ ۹ اکتوبر کو اپنا فیصلہ سنایا ہے۔ انہوں نے اس پر [illegible] عمل درآمد ملتوی کرنے کی ہدایت بھی دی ہے تاکہ مجرموں کو ہائی کورٹ میں اپیل کرنے کا موقع مل سکے۔

جے للیتا کو سنائی گئی سزا کو اگر ہائی کورٹ نے بھی بحال رکھا تو وہ کم سے کم چھ سال تک کوئی انتخاب نہیں لڑ سکیں گی۔

جے للیتا کو جے جیا پبلی کیشن معاملہ میں تین سال قید بامشقت کی سزا سنائی گئی ہے جبکہ ششی انٹرپرائزز سے متعلق معاملے میں انہیں دو سال قید بامشقت کی سزا سنائی گئی ہے۔ فاضل جج نے ہدایت دی کہ ملزمان کو سنائی گئی سبھی سزائیں ساتھ ساتھ چلیں گی۔ فیصلہ سنائے جانے کے وقت عدالت میں موجود جے للیتا کافی مطمئن نظر آرہی تھیں۔ انہوں نے اخبار نویسوں کے سامنے اس فیصلہ پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کردیا۔

ملزمان میں ریاست کے سابق وزیر صنعت محمد عارف، تانسی کے سابق صدر اور جنرل سیکریٹری [illegible] اور آئی اے ایس افسر [illegible] اور سابق خصوصی [illegible] شامل ہیں۔ خصوصی جج جناب انبالگن نے محمد آصف کو بری کردیا ہے۔ جج نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا ہے کہ سرکاری وکیل نے ملزمان کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۲۰ (مجرمانہ سازش)، دفعہ ۴۰۹ (امانت میں خیانت کرنے) اور انسداد بدعنوانی قانون کی دفعہ ۱۳ (۲) کے تحت مجرم ثابت کیا ہے۔

سرکاری وکیل نے اپنے الزامات میں کہا کہ [illegible] ریاست کے مالکانہ حقوق والی تانسی زمین جیا پبلی کیشن اور ششی انٹرپرائزز نے بازار کے بھاؤ سے بہت کم قیمت پر خریدی۔ اس میں جے للیتا اور ششی کلا دونوں کی ملی بھگت تھی۔ اس سے صوبائی حکومت کو چار کروڑ سولہ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

ان دونوں معاملوں میں استغاثہ کی طرف سے پچیس اور دفاعی فریق کی طرف سے بارہ گواہ پیش کیے گئے۔ [illegible] ۱۵ نومبر ۱۹۹۶ کو داخل کی گئی تھی اور ۳۱ جنوری ۱۹۹۹ کو الزامات کا تعین کیا گیا تھا۔ واضح ہو کہ مدراس ہائی کورٹ کے فاضل جج جناب [illegible] نے گذشتہ ۱۳ جنوری کو جے للیتا کو اس معاملے سے بری کردیا تھا۔ لیکن حکومت کی طرف سے دائر ایک خاص پٹیشن پر سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو رد کرتے ہوئے جے للیتا پر مقدمہ چلانے کا راستہ ہموار کیا تھا۔

جے للیتا اس کے علاوہ سابق ساتھیوں، [illegible] اور آئی اے ایس کے [illegible] افسران کے خلاف [illegible] مقدمات میں سے اب تک [illegible] خصوصی عدالتیں سنا چکی ہیں۔ ان میں سے دو معاملوں میں ملزمان کو بری کیا گیا ہے۔ آئی اے ایس کے افسران [illegible] کو اسپیشل کورٹ نے بری کردیا تھا اور سابق وزیر [illegible] کو بے حساب دولت رکھنے کے الزام سے بری کردیا گیا تھا۔

اس بات کی پوری امید ہے کہ جے للیتا اس فیصلے کے خلاف اوپری عدالت میں اپیل کریں گی۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اوپری عدالتیں ان کے خلاف موجودہ فیصلوں کو الٹ دیں لیکن ان کا اثر تمل ناڈو کی سیاست پر پڑنا طے ہے۔ جن دو مقدمات میں جے للیتا کو مجرم قرار دیا گیا ہے ان میں سے ایک میں ان کو دو سال کی سزا سنائی گئی ہے اور دوسرے میں تین سال کی قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔ دونوں سزائیں ساتھ ساتھ چلیں گی یعنی اوپری عدالتوں نے ان فیصلوں کو نہیں بدلا تو وہ تین سال میں اپنی دونوں سزائیں پوری کرلیں گی۔ ابھی عدالت نے ان کو فوراً جیل نہیں بھیجا ہے اور ہائی کورٹ میں اپیل کرنے کی مہلت بھی دی ہے۔

لیکن ان فیصلوں نے ان کو اسمبلی کے آنے والے انتخابات میں امیدوار بننے سے روک دیا ہے۔ عوامی نمائندگی قانون کی ایک دفعہ کے مطابق اگر کسی شخص کو کسی جرم میں کسی عدالت نے دو سال یا اس سے زیادہ کی سزا دی ہو تو وہ شخص سزا کی مدت اور اس کے بعد چھ سال تک انتخابات لڑنے کے لیے نااہل ہوجاتا ہے۔ عام طور پر یہ مانا جاتا ہے کہ جب تک کسی شخص کو [illegible] سزا نہ دے دے تو قانون کی نظر میں مجرم نہیں ہوتا لیکن عوامی نمائندگی قانون کی [illegible] نے جو وضاحت کی ہے اس کے مطابق جب تک اوپر کی عدالت نچلی عدالت کی سزا کو منسوخ نہیں کرتی تب تک ایسا شخص الیکشن نہیں لڑ سکتا۔ [illegible] الیکشن کمیشنر [illegible] نے نامزدگی کے وقت امیدواروں سے حلف نامہ داخل کرنا شروع کردیا ہے کہ اس کو کسی مقدمہ میں کوئی سزا نہیں ہوئی ہے۔ ظاہر ہے تانسی زمین کے معاملہ میں سزا پانے کے بعد اب جے للیتا چناؤ نہیں لڑ پائیں گی۔ تمل ناڈو کی سیاست پر اس کا زبردست اثر پڑے گا۔

جنوبی ہند کی یہ ریاست سیاست میں شخصیت پرستی کا سب سے بڑا مرکز رہی ہے۔ وہاں کی سیاست گذشتہ تین دہائیوں سے جے للیتا اور کروناندھی کے اردگرد ہی گھومتی رہی ہے۔ [illegible] لیکن عدالت کے ان فیصلوں نے سب کچھ الٹ پلٹ کر رکھ دیا ہے۔ [illegible]

[illegible] کے خلاف یہ فیصلہ آنے کے بعد [illegible] کانگریس کو بھی اپنی پالیسی بدلنی پڑے گی۔ [illegible]

سیاست میں جے للیتا کے کمزور ہونے کے بعد اب تمل ناڈو کی سیاست میں اے ڈی ایم کے کی [illegible] [illegible]

گجرات کے بلدیاتی انتخابات
بی جے پی کو عوام کا جھٹکا

احمد آباد میں گذشتہ دنوں ایک جانے پہچانے اخبار کے ایڈیٹر نے گجرات بی جے پی کے ایک سینئر لیڈر سے ملاقات کی اور وہاں کی سیاسی صورتحال پر گفتگو کی۔ [illegible] گجرات میں ہمارے پیر اتنے مضبوط ہیں کہ ہمیں کسی کی ضرورت نہیں ہے۔ [illegible] [illegible] کے باوجود [illegible] گجرات کے حالات ایک دم بدل گئے اور جب ریاست میں پنچایتوں اور مقامی اداروں کے انتخابات کے نتائج سامنے آئے تو انہوں نے ان لیڈر کی [illegible] کہ گجرات بی جے پی کا ناقابل تسخیر قلعہ ہے۔

بی جے پی ۲۳ میں سے ۲۱ ضلع پنچایتوں اور [illegible] مقامی اداروں میں بری طرح شکست سے دوچار ہوئی ہے۔ ان میں وزیر اعلیٰ کیشو بھائی پٹیل کا حلقہ انتخاب [illegible] بھی شامل ہے جہاں بی جے پی [illegible] کامیابی کا پرچم لہرا رہی تھی۔ اس طرح ریاست کے اقتدار [illegible] [illegible]

کرنے کے لیے ہندوتوا کا نعرہ بلند کر رہا ہے جس کے نتیجے میں پارٹی کو گجرات میں اس پالیسی کی زبردست قیمت ادا کرنی پڑی ہے۔ [illegible]

[illegible]

باجپئی کابینہ کی ایک اور توسیع
سشما سوراج کو وزیر اطلاعات ونشریات بنادیا گیا

[illegible] پہلے سشما سوراج نے کہا تھا کہ جمہوریت میں ایک لیڈر کو کیا چاہیے؟ عوام کی عزت [illegible] شاید اسی لیے انہوں نے [illegible] کے عہدے [illegible] [illegible] عوام کی خدمت کرنے کے لیے [illegible] وزارت اطلاعات ونشریات کا عہدہ [illegible]

[illegible] انہیں وزارت اطلاعات ونشریات [illegible] [illegible]

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

مغربی بنگال کے سیلاب زدگان کی ہر ممکن مدد کریں

امیر الہند حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی مدظلہٗ کی اپیل

جمعیۃ علماء ہند کے صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہٗ نے مغربی بنگال کے سیلاب زدہ علاقوں کی حالت کو انتہائی دردناک قرار دیتے ہوئے مرکزی و صوبائی حکومت کی کارکردگی پر اظہار افسوس کیا ہے۔ ایسی مصیبت کی گھڑی میں مصیبت زدوں کی مدد کرنے اور ان کی باز آبادکاری کے بجائے مرکزی و صوبہ دونوں سیاست کاری میں لگے ہوئے ہیں۔ جمعیۃ علماء کے ذمہ داروں اور کارکنوں نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا جائزہ لینے کے بعد جو رپورٹ دی ہے وہ انتہائی تشویشناک اور دل دہلا دینے والی ہے۔ جبکہ سیلاب سے متاثر ہونے والے زیادہ تر لوگ اقلیت سے تعلق رکھتے ہیں۔

مولانا مدنی نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ سرکاری طور پر ہلاک شدگان اور متاثرین کی تعداد کم کر کے بتائی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ (۲) کروڑ افراد سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد پندرہ سو پچاس (۱۵۵۰) ہے۔ جبکہ تقریباً پانچ ہزار افراد لاپتہ ہیں۔ ... ایک لاکھ سے زائد مکانات تباہ ہو گئے ہیں۔ متاثرہ علاقوں کے مدارس، مساجد اور اسکول کی عمارتیں منہدم ہو گئی ہیں۔ ہزاروں جانور غذر سیلاب ہو گئے ہیں۔ دھان کی فصلیں ختم ہو گئی ہیں۔ مصیبت پر مصیبت یہ ہے کہ سیلاب کا پانی گھٹنے کے ساتھ وبائی امراض (ہیضہ، بخار، پیچش) تیزی سے پھیل رہے ہیں۔ اس بھیانک تباہی میں حکومت کی طرف سے فراہم امداد ناکافی ہے۔

مولانا مدنی نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے سیلاب سے متاثرہ افراد کی باز آبادکاری اور ضروری اشیاء کی فراہمی اور دیگر امور کی انجام دہی کے لیے مختلف علاقوں کے بیس سے زائد مقامات پر ریلیف کیمپس قائم کر دی گئی ہیں۔ سر دست چودہ سو ترپال، پانچ ہزار بچوں کے لیے نئے کپڑے اور پچیس ہزار پرانے کپڑے ضرورت مندوں میں تقسیم کیے گئے ہیں۔ مریضوں کے لیے دوائیں اور غذائی اشیاء، چوڑا، گڑ، آٹھ لاکھ روپے کے دیگر ضروری سامان متاثرہ افراد کو دیے گئے ہیں۔ حسب ضرورت امدادی کام جاری ہے۔ لیکن بھیانک تباہی و بربادی کو دیکھتے ہوئے یہ تعاون بہت معمولی ہے۔ متاثرہ علاقوں میں ۵۰۰۰ افراد کے پلاسٹک ترپال، کپڑے، مکان بنانے کے لیے ٹین اور بانس کی بھاری تعداد میں ضرورت ہے۔ انہوں نے بلا تفریق مذہب و ملت تمام انسانیت نواز و درد مند لوگوں سے اپیل کی ہے کہ سیلاب سے متاثرہ افراد کی ہر ممکن طور پر ان کی ضرورت میں آنے والی چیزوں سے مدد کریں۔ مولانا مدنی نے جمعیۃ علماء کے وابستگان سے خاص طور پر اپیل کی ہے کہ مصیبت زدوں کی اعانت کے لیے آگے آئیں اس جذبۂ شکر کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مصیبتوں سے دور رکھا ہے۔

اصلاح معاشرہ عشرہ پروگرام برائے اترپردیش

[illegible]

اصلاح معاشرہ عشرہ پروگرام برائے بہار

[illegible]

میوات میں اصلاح معاشرہ عشرہ

(۳۰ ستمبر تا ۹ اکتوبر ۲۰۰۰ء پروگرام)

حلقہ	مقررین
حلقہ [illegible]	مولانا شیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ ابی بن کعب تحفیظ القرآن، گوٹھڑہ؛ حضرت مولانا محمد صدیق صاحب ... محمد فرحت بریانہ پنجاب واٹل؛ حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مہتمم دار العلوم میوات نوح
حلقہ [illegible]	مولانا حکیم الدین صاحب صدر المدرسین مدرسہ ... العلوم ...؛ مولانا قاری محمد یاسین صاحب ...، مولانا ... صاحب خطیب جامع مسجد ...؛ مولانا محمد موسیٰ صاحب امام مسجد ... وغیرہم
حلقہ [illegible]	مولانا محمد اسماعیل صاحب خطیب جامع مسجد ...؛ مولانا قمر الدین صاحب مدرسہ ... الاسلام ...؛ مولانا شرف الدین قریشی ...، حاجی علی صاحب ... وغیرہم
حلقہ [illegible]	مولانا عبد الحنان صاحب امام جامع مسجد ...؛ مولانا عبد القدیر صاحب صدر المدرسین دار العلوم ...؛ مولانا سعید صاحب امام مسجد ...
حلقہ [illegible]	مولانا عبد الستار صاحب خطیب جامع مسجد ...؛ مولانا محمد اسحاق صاحب امام مسجد ...
حلقہ [illegible]	مولانا محمد یوسف صاحب خطیب مسجد ...، مولانا ... صاحب خطیب مسجد ...، مولانا قمر الدین صاحب امام مسجد ...؛ مولوی عبد الرزاق صاحب ...؛ مولانا علی محمد صاحب ...
حلقہ [illegible]	مولانا محمد ... صاحب خطیب جامع مسجد ...، حاجی ... صاحب ...
حلقہ [illegible]	مولانا ... محمد صاحب امام مسجد ...، مولانا ... الدین صاحب امام ...؛ عبد الرحیم ... ؛ حافظ ... احمد صاحب خطیب ... مسجد ...، قاری محمد ... صاحب ...
حلقہ [illegible]	مولانا قمر الدین صاحب خطیب جامع مسجد ...، میاں جی محمد فاروق صاحب ...؛ عبد الرحیم ...، میاں جی حبیب صاحب، میاں جی ... محمد صاحب ...
حلقہ [illegible]	مولانا مفتی محمد یوسف صاحب ...، میاں جی عبد ... صاحب ...؛ حافظ علی محمد صاحب خطیب مسجد ...؛ مولانا ... الدین صاحب مہتمم مدرسہ ...
حلقہ [illegible]	مولانا حکیم الدین صاحب ...، مولانا محمد ... صاحب ...؛ مولانا عبد ... صاحب، مولانا ... الدین صاحب ... وغیرہم
حلقہ [illegible]	مولانا محمد رمضان صاحب خطیب جامع مسجد ...؛ مولانا ... محمد صاحب خطیب جامع مسجد ...؛ مولانا محمد ... صاحب ... خطیب مسجد ...
حلقہ [illegible]	مولانا محمد ... صاحب مہتمم ... العلوم ... اور ان کے مددگار

ضروری نوٹ: مذکورہ بالا پروگرام جمعیۃ علماء ہند کے شعبہ اصلاح معاشرہ کی ہدایت کے بموجب حضرت مولانا محمد ... صاحب صدر جمعیۃ علماء ہریانہ پنجاب واٹل کے مشورہ سے طے کیا گیا ہے۔ مذکورہ حضرات اپنے اپنے حلقوں میں پنج وقتہ نمازوں اور نماز جمعہ میں نیز بستیوں کے مرکزی لوگوں کو کسی جگہ جمع کر کے معاشرہ کی اصلاح کے سلسلے میں بیانات فرمائیں گے۔

عبد الرحیم ... جمعیۃ علماء ہریانہ پنجاب واٹل

بقیہ: گجرات ص۹ سے

اکثر سیاسی مبصرین کے خیال میں یہ انتخابات ہندوتوا کا دامن چھوڑ دینے کے خلاف ... بجائے ریاست میں ... کے خلاف زبردست ... ہے ... کہ انہوں نے اپنے ... گاؤں میں ... غیر ... کے سبب ... کو کوئی اہمیت نہیں ... ایسے ... کہتے ہیں کہ کس ان ... غیر ... کے ... بھی ... ہو گا۔

... کے ... سیاسی ... بی جے پی ...

بعد ان کو ریاست کی سیاست سے ہٹا دیا گیا۔ انتخابی سیاست میں مودی کی مہارت اور تنظیمی صلاحیت صورتحال کو بدل سکتی تھی۔ پارٹی کے ایک لیڈر کہتے ہیں "دونوں کی بد قسمتی کو بہت پہلے سے بھانپ کر وہ اس سمت میں کوئی ... تب پارٹی کی حالت ایسی خراب ہوتی۔

پنچایت اور مقامی اداروں کے انتخابات کے نتائج کانگریس کے حق میں ... کہ عوام نے بی جے پی کی حالت میں ... کانگریس کے صدر ... کے لیے ... کانگریس ... پی ... کے لیے ... جا رہا ہے۔□□

بقیہ: فسادات کی سازش صا سے

اور نہیں کہا جا سکتا کہ اب مئو کے بعد فرقہ پرستوں کی نظر کرم کس جگہ کے مسلمانوں پر ہوگی۔

جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم نے مئو کے فرقہ وارانہ فساد پر اپنے ایک بیان میں یہ بات درست ہی فرمائی ہے کہ یہ سب کچھ آر ایس ایس کی ایک منصوبہ بند سازش ہے اس لئے کہ آر ایس ایس کے ذمہ داروں کے بیانات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ اپنے مفادات حاصل کرنے کے لئے ہندوستانی عوام کو ہندو اور مسلم خانوں میں تقسیم کرکے بی جے پی کے لئے مضبوط و محفوظ ووٹ بینک بنانا چاہتی ہے۔ مولانا مدنی کا یہ خدشہ بھی بجا اور سو فیصد درست ہے کہ سنگھ پریوار مختلف صوبوں میں آئندہ سال ہونے والے اسمبلی انتخابات کے پیش نظر بڑے پیمانے پر فرقہ وارانہ فساد کرا سکتا ہے۔

سنگھ پریوار ملک کے مختلف حصوں میں اپنے پروگرام جس تسلسل کے ساتھ منعقد کر رہا ہے اور ان پروگراموں میں جس معاندانہ روش کے ساتھ اشتعال انگیزی کی جا رہی ہے اس سے اس خدشہ کو مزید تقویت ملتی ہے کہ سنگھ پریوار کا اصل مقصد ملک کے اہم صوبوں میں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرکے ہندو ووٹ بینک کو مضبوط کرنا ہے تاکہ بی جے پی کو اقتدار حاصل کرنے میں آسانی ہو سکے۔

بہر حال فرقہ پرست عناصر کو جو کرنا ہے وہ تو کرکے ہی رہیں گے اس لئے کہ اقتدار ان کی مجبوری بن چکا ہے۔ ہم تو عموماً بالخصوص مسلمانوں سے اپیل کرنا چاہتے ہیں کہ ان کے پاس صرف صبر و تحمل کا ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے وہ فرقہ پرستوں کی سازشوں کو ناکام بنا سکتے ہیں۔ اس لئے وہ ہر قیمت پر صبر و تحمل سے کام لیں اور فرقہ پرستوں کی اشتعال و لا کر میدان میں لا کھڑا کرنے کی چالوں کو سمجھتے ہوئے اپنے صبر و تحمل سے ان کو ناکام بنا دیں، جس میں ہم اپنے صبر و تحمل کا مظاہرہ دیکھ چکے ہیں اور اگر ہم نے مستقبل میں بھی اسی طرح شعور بیداری کا ثبوت دیا تو انشاء اللہ فرقہ پرستوں کی تمام کوششیں رائیگاں اور بے کار جائیں گی۔

جہاں تک مئو کے فساد کا تعلق ہے بلاشبہ وہ سنگھ پریوار کی اسی سازش کا حصہ ہے اور ہم مرکزی و صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فساد کے ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دے اور بے قصور لوگوں کو فوراً رہا کرے نیز تمام ذمہ داروں کو بے نقاب کرے۔

بقیہ: منظر پس منظر ص۱۲ سے

مسلمان اور مسلم ریاستوں میں ہندو آبادی پر کوئی مذہبی پابندی نہیں تھی۔ فرقہ وارانہ فسادات بھی اتنی کثرت سے نہیں ہوتے تھے جتنے ہندوستان کی آزادی اور جمہوری حکومت قائم ہونے کے بعد ہوئے۔ اس کی مثال نیپال جیسے ہندو ملک میں موجود ہے جیسی سیکولر جمہوریہ ہندوستان میں کم از کم ۳۰۰۰۰ ہزار ہندو مسلم فسادات ہو چکے ہیں۔ جبر تو کجا ہے کہ عام حکومتیں ویسا ہی ہیں اور ان کا دل تیزی کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔

آئین اور حقیقت

ہندوستانی آئین میں اگرچہ آبادی کے سبھی طبقوں کو مذہب اور ضمیر کی آزادی دی گئی ہے اور اس بارے میں اقلیت اور اکثریت کے درمیان کوئی فرق اور امتیاز نہیں رکھا گیا ہے لیکن یہ حالات صرف کاغذ پر ہے مسلمانوں کو اپنے دین کی تبلیغ کا حق صرف کاغذ پر دیا گیا ہے اور عملی طور پر اس کی نفی کر دی گئی ہے۔ البتہ ہندو تنظیموں کو صرف عملی طور پر یہ حق حاصل ہے۔ بلکہ مسلمان یا عیسائی بن جانے والوں کو ان کے بقول اپنے آبائی مذہب میں لانے کی ہندو تحریکیں بھی زور و شور سے جاری ہیں۔ مغل سلطنت کے خاتمے کے وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد دو کروڑ سے زیادہ نہیں تھی کیونکہ مسلم حکمرانوں نے تبلیغ دین کا کوئی کام نہیں کیا۔ اگر انھوں نے سیاسی سوجھ بوجھ اور دوراندیشی سے کام لیا ہوتا تو آج ہندوستان کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔ یہ تو دین اسلام کا معجزہ ہے کہ مسلم حکومتوں کے زوال کے بعد ۲۰ کروڑ مسلمان بتدریج بڑھتے ہوئے آزادی کے دور تک ۱۴ کروڑ ہو گئے۔

خوابوں کا ہندوستان

عیسائی خلاف ہندو تنظیموں کو اصل خطرہ عیسائی مبلغین سے ہے مسلمانوں سے نہیں۔ اس لئے حال میں ہندو تنظیموں کا رخ ہندوؤں اور دلتوں، پسماندہ قبائل کی تبدیلی مذہب کو روکنے کی طرف ہے۔ ان سرگرمیوں کو مرکز اور ریاستی حکومتوں کی پوری سرپرستی اور تائید و حمایت حاصل ہے۔ دور افتادہ دیہات میں مسلمانوں کو پھر سے اپنا آبائی مذہب (ہندو دھرم) اختیار کرنے کی تحریک برابر جاری ہے۔ اس کے علاوہ ہندو دھرم، دواؤں اور تہواروں میں مسلمانوں کی بڑی حق جو شرکت ہندو کلچر کی توسیع کی واضح مثال ہے۔ اس طرح ہندو دھرم اور کلچر پھیلانے کا سلسلہ بے روک ٹوک جاری ہے۔ لیکن وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی اور سنگھ پریوار اس پر بھی مطمئن نہیں ہیں۔ وہ اس لئے ہندو دوٹوں کی مزید حمایت حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ ان کے خوابوں کا ہندو راشٹر قائم ہو سکے۔ امریکہ کے حالیہ دورہ میں نیو یارک کے ایک مشرق واجپئی نے وشو ہندو پریشد کے جلسہ میں شرکت کے موقع پر اپنی تقریر میں جو سب کچھ ظاہر کیا وہ انھوں نے اب تک چھپا رکھا تھا۔ ان جیسی انتہائی مشاورتوں کو بجا کہا ان سے اتفاق حقیقت سے آنکھیں موند لینے کے مترادف نہیں ہوگا کہ ہندوستان ایک ہندو ملک ہے اور اٹل بہاری واجپئی ہندو راشٹر کے تصور کو مزید فروغ دینا چاہتے ہیں۔ آخر ایک ہی حقیقت سے انکار کب تک ہو سکتا ہے کہ آخر یہ بھی کہا جانے لگے کہ ملک میں اکثریت اور اقلیت کے درمیان تفریق موجود ہے جس سے آئین میں کبھی بھی طور پر انکار کیا گیا ہے اور سیاسی جماعتیں اور لیڈر زبانی طور پر انکار کرتے رہتے ہیں۔ □□

بقیہ: کابینہ میں توسیع ص۹ سے

بھی تو کسی عہدے پر نہ ہونے کے باوجود پیچھے سے ہی دن کی حکومت پر حاوی رہی ہیں۔ حالانکہ وزیر اعظم سنہا تکنیکی طور پر چار ماہ کے اندر دو مرتبہ کابینہ کی توسیع کی ہے جب کہ اس مرتبہ ادارتی پہلے پر کابینہ وزیر کی حیثیت سے اہم وزارتی جیسے اور سیاسی سوراج کو بنایا گیا ہے جبکہ وزارت مملکت کی حیثیت سے کوئی حلف لیا گیا ہے۔ قتل ہزار کے دو حامل ہیں، بڑے کے سبب کو ترک کرنے اور آج دعوے کی عزت کو برتر قائم رہنے کو شامل کرکے کابینہ کا سائز بیچ کر تک پہنچا دیا ہے۔

دوسرے چند وزیروں کے قلمدان بھی بدلے گئے ہیں۔ اب خود ان مملکتی کے پاس صرف وزارت قانون رہ گئی ہے البتہ ان کی وجہ سے وزارت ٹرانسپورٹ پر بھی توجہ دی گئی ہے۔

حالانکہ کابینہ کا سائز کافی بڑھ گیا ہے لیکن پھر بھی یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ مزید کچھ اور وزیر بھی بنائے جا سکتے ہیں۔ اس درمیان کابینہ میں اتحاد بھی رہا ہے۔ ایک رات پہلے ہی وزیر مملکت سنہا نے ایک رات بیٹھے ہوئے دستخطی سے پتا چلا کہ ان کے پچھلے وزیروں کے پاس کوئی کام نہیں ہے۔ تو سنہا کے درمیان کئی ریزرول کانگریس کی مداخلت اور وزیر کی بات سے ان کے لئے بازاروں کو قیمتوں میں اضافہ کے خلاف ملکہ کی دستخطی کا اعلان کریں گے۔ اگر وہ انھوں نے وزیر اعظم کی اس قیمتی پالیسی کو چاہا کہ ہم وزیر کے بعد وہ کرتے ہیں کہ آیا لیکن کے بعد قیمتوں کو اعتدال پر لانے کے لئے مزید ہی کی ملاقات کے مطالعہ پر وہ دوبارہ غور کریں گے۔ □□

بقیہ: بہار ص۲ سے

طرح کھنچے ہیں کہ ان سے پیر سو مند ہو جاتے کے بعد انھیں وہ کسی بھی طرح نکال پھینکا جائے گا کسی حالت میں کرسی والوں پر شو ہونا کا سیاسی سہارا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اس میں ہیئت کی کوئی بات نہیں ہے کہ سیاست میں دوستی اور دشمنی کے درمیان فاصلے زیادہ نہیں ہوا کرتے ہیں، دیکھتے ہی دیکھتے مصلحت کے تحت دوستی کا دشمنی میں اور دشمنی کا دوستی میں تبدیل ہو جانا معمولی بات ہے۔ □□

بقیہ: ڈیپ ڈیزاننگ ص۸ سے

علاوہ رقعے سے وقت کی بچت ہوتی ہے۔ ڈیپ ڈیزاننگ کے ساتھ ساتھ اگر ڈیپ ایڈیٹنگ بھی کر لی جائے تو وہ ہونے پر سہاگہ کے مانند ہے۔ روزگار شروع کرنے کے خواہش مند یہ کورس بہت ہی فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ تھوڑی کوشش کرکے اس دکان کھول کر اس کا تجارتی استعمال کیا جائے۔ □□

بقیہ: قادیانیت شکنجہ میں

مجمعے بحیثیت مسلمانوں کی تو وہ کوئی جواب نہ دے سکے۔

یہاں کا کنٹرول جو ہے وہ ہم نے لے لیا ہے اور یہ جو تحریک کی ہے وہ اس سے جو اثر پڑا ہے، صدر جمہوری تحریک ہے جو بھٹک کر کے نہیں سے طاقتور ثابت رہتا ہے۔

کام کا آغاز

اڑیسہ میں واقع قادیانیوں کا مرکز اور اس علاقہ میں پہنچے ہوئے قادیانی مبلغین اور مبلغین کے بارے میں جب تفصیلی حالات سامنے آئے تو مرکزی دارالعلوم دیوبند کے مہتمم اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر مولانا مرغوب الرحمن صاحب دامت برکاتہم سے فون پر رابطہ قائم کیا اور ان کو ان حالات کی خبر دیتے ہوئے درخواست کی کہ حضرت والا اپنے مبلغین کو فوراً اس علاقہ میں کام کرنے کے لئے روانہ فرمائیں چنانچہ ۲۹ جولائی ۲۰۰۰ء کو مولانا محمد فرقان صاحب اور مولانا محمد ادریس صاحب دارالعلوم دیوبند سے کٹک پہنچے انھوں نے ایک ۱۱ مجلسوں کا دورہ کرنے کے دارالعلوم دیوبند کو یہاں کے حالات کی رپورٹ دی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت اور مبلغین تحفظ کے مختلف گوشوں میں ساتھ ساتھ سے یہاں قائم ہے اور دار المبلغین میں اس کا دفتر ہے نے فوری کی مجلسوں، محلہ والوں اور دینی تنظیموں کے ذمہ داروں کو "مولانا عبدالشکور بابا" میں ایک مشاورتی جلسہ کیا جس میں پوری سنجیدگی کے ساتھ اس فتنہ کے بڑھتے ہوئے اثرات کو روکنے کے لئے غور کیا گیا اور اس سلسلہ میں ضروری مشورے کے بعد دیوبند کو بھی مطلع کیا گیا اور کرم صاحب سے ٹیلی فون پر گفتگو ہوئی۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظم مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی سے بھی ملاقات کرکے علاقہ کے حالات سے ان کو باخبر کیا گیا۔

تحریک ختم نبوت کے کاموں کو موثر اور وسیع کرنے کے لئے کام کرنے والے افراد کی سخت ضرورت تھی چنانچہ مقامی اور علاقائی علماء کرام کے علاوہ دیوبند سے مولانا محمد یامین قاسمی مبلغ دارالعلوم کو بھی اسی موضوع سے ایک ہفتے کا وقت لکھنؤ میں قیام کرکے مبلغ کے ساتھ ہم کو پورے علاقہ کا دورہ کیا علاقہ کے ذمہ داروں سے ملاقاتیں کیں۔ جگہ جگہ شہر اور شہر سے باہر ہونے والے عوامی جلسوں میں شرکت کی اللہ کا شکر ہے کہ اس محنت اور بار بار کی آمد و رفت سے ماحول سازگار اور فضا ہموار ہوتی چلی گئی اور تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر ایک عظیم کانفرنس کے لئے راہ ہموار کی اور تحریری پروگرام کرکے دارالعلوم دیوبند اور ندوۃ العلماء لکھنؤ کے علماء کو مدعو کیا گیا اور کانفرنس کی تیاریاں اور اس کو کامیاب، نتیجہ خیز بنانے کے لئے کاموں کا نقشہ مرتب کرکے محنت شروع کرائی گئی۔ اس سلسلہ میں کٹک، پوری، بھدرک، کھردہ، جھاڑسگڈا، سمبل پور، شاکھیں پور، دھنکنال، سلطان پور اور کونا پیمبر وغیرہ شہروں کے علماء سے رابطہ اور ملاقاتیں کرکے ان سے سوشل پروگرام کرنے کی درخواست کی گئی۔ متعدد جگہوں پر علماء کرام کی مقامی میٹنگ ہوئی اور ان کے سامنے پیش آمدہ حالات پر روشنی ڈالی گئی اور لکھنؤ کے دینی مدارس میں الگ الگ نشستیں ہوئیں۔ سب دور کی محنت اور کانفرنس کے لئے کی جانے والی جدوجہد کے نتیجہ میں قادیانیوں میں تشویش پیدا ہو گئی، ہماری باتوں سے ان کے مبلغین فرار ہونے لگے اور وہاں کی زمین ان کے لئے تنگ ہونے لگی تو انھوں نے کانفرنس کو ناکام بنانے کے لئے ایک سازش کی کہ علاقہ میں کشیدگی اور بدامنی کی فضا قائم کی جائے تاکہ نقص امن کے اندیشہ کی وجہ سے کانفرنس پر قانونی پابندی لگ جائے۔ چنانچہ اپنے اس ناپاک منصوبے کے حصول کے لئے انھوں نے "بابا مرہٹم" گاؤں میں مناظرہ کا اعلان کرکے دو تحریری معاہدہ طے کر لیا۔

مناظرہ میں قادیانیوں کا فرار اور ان کی مکمل شکست

۲۰ ستمبر ۲۰۰۰ء کو وقت مقررہ پر علماء اسلام کا ایک وفد پورے انجمن کے ساتھ پہنچ گیا جس میں مولانا محمد یامین قاسمی مبلغ دارالعلوم دیوبند، مولانا خالد مظاہری، مولانا عبدالستار قاسمی اور مولانا عبدالرحمن قاسمی وغیرہ اور مبلغین لکھنؤ شریک تھے اور قرب و جوار کے دیہاتوں سے بھی مسلمانوں کی خاصی تعداد وہاں جمع ہو گئی تھی۔ قادیانی اپنی طرف سے مناظرہ کرنے کے لئے اپنے تین مبلغین اور کچھ دیگر ذمہ دار آئے۔ مناظرہ کا موضوع یہ طے تھا کہ حضرت عیسیٰ کی حیات و وفات پر قرآن و حدیث کی روشنی میں مناظرہ ہوگا۔ قادیانی مناظر حضرت عیسیٰ کی وفات کے ثبوت میں قرآن و حدیث سے دلائل پیش کریں گے اور علماء حق حضرت عیسیٰ کی حیات اور ان کا آسمان پر اٹھایا جانا قرآن و حدیث سے ثابت کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں وہ اپنی کتابوں کو قادیانی مناظر نے سوال کیا کہ پہلے یہ بتائیں کہ آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں وہ اپنی کتابوں کو بتائیں تو قادیانی کا جواب دیا کہ وہ "مسیح موعود" اور "امام مہدی" کے کہتے ہیں نے فوراً مدعوپ کرکے کہا کہ دیکھو یہ لوگ حضرت عیسیٰ کو صرف "نبی اسرائیل" کا نبی مانتے ہیں۔ علاوہ ان کی موت پر یقین کئی ایمان کا حصہ سمجھا ہے اور جب تک تمام نبیوں کی نبوت پر ایمان نہ لایا جائے اس وقت تک کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا پھر وہ حاضرین سے ۲۰ ہیہات میں اللہ کی جو آسمانی کتابوں کی جس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ کی توہین اور نبیوں کی شان میں گستاخی کی ہے اس مناظرہ میں قادیانیوں کی طرف سے تو دہ ہیں پیش ہوئی جو بھی لائے وہ سے مکمل شکست کھا کر بار بار میدان مناظرہ سے بھاگ جانا چاہتے تھے اس کو جگہ کر لانے کی کوشش کی گئی مگر کوئی جواب نہ دے سکے قادیانیوں کی مکمل شکست ہوئی اور آخر شکست ہوئی حاضرین پر ان کا باطل اور حق واضح خوب بھی طرح واضح ہو گیا۔

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 16/17 October 2000
20-26 OCT 2000
R. N. I. NO. - 38985/82
Postal Registration No. - DL - 11062/2000

منظر پس منظر

منصور علی خاں کا تدار

ہندو ملک | مذہبی رسوم کی آزادی | آئین اور حقیقت | خوابوں کا ہندستان

ہندو ملک

[illegible]

مذہبی رسوم کی آزادی

[illegible]

مئو میں فرقہ پرستوں کا وسیع پیمانے پر فساد کرنے کا منصوبہ تھا

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہٗ کا بیان

جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے ملک میں فرقہ وارانہ فساد کرنے پر فرقہ پرست عناصر کے اقدامات وارادوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے یوپی کے شہر مئو میں درگا پوجا کی مورتیوں کو غرق آب کرنے کے لیے جا رہے جلوس میں شامل شرارت پسند عناصر کو فساد کے لیے ذمہ دار قرار دیا ہے۔ جمعیۃ علماء کے مقامی ذمہ داروں کی تحقیقات کے حوالے سے مولانا مدنی نے کہا کہ جلوس میں شامل کچھ فسادی عناصر فساد برپا کرنے کے ارادے سے ہی آئے ہوئے تھے کہ وہ پھٹ گیا۔ اب یہ امر واضح ہو گیا ہے اور پولیس انتظامیہ کو بھی یقین ہو گیا ہے کہ بم لے جانے والے جلوس ہی کے افراد تھے۔ انھوں نے مرکزی وزیر داخلہ، چیئرمین اقلیتی کمیشن اور گورنر یوپی کو لکھے اپنے ایک مکتوب میں مطالبہ کیا ہے کہ آر ایس ایس کی سرپرستی میں فرقہ پرستوں کی طرف سے جاری جارحانہ سرگرمیوں پر روک لگائی جائے، ان کی نقل و حرکت پر کڑی نظر رکھی جائے اور امن وامان کو بنائے رکھنے کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں۔ مئو کے حالیہ فساد میں حاجی عبدالعظیم گرہست کی بیوہ [illegible] حاجی عبدالباری کی کپڑے کی دکان اور کارخانہ [illegible] نذر آتش کر دیا گیا۔ مولانا مدنی نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ آر ایس ایس اور اس کی ذیلی تنظیمیں مختلف صوبوں میں آئندہ ہونے والے انتخابات کے پیش نظر بڑے پیمانے پر فرقہ وارانہ فساد کرا سکتی ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں آر ایس ایس اور اس کی ذیلی تنظیموں کے ہونے والے اجتماعات سے اس خدشے کو تقویت ملتی ہے۔ آر ایس ایس کے ذمہ داروں کے بیانات اور سرگرمیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہندوستانی عوام کو ہندو مسلم خانوں میں تقسیم کر کے بی جے پی کے لیے مضبوط ووٹ بینک بنانا چاہتے ہیں۔ [illegible] یوپی کی فرقہ وارانہ فضا کو ہر ممکن طریقے سے مکدر کرنے کی مہم سی چل رہی ہے۔ [illegible] مسلمان [illegible] ملک میں ایک فضا [illegible] کوشش ہو رہی ہے [illegible] مولانا مدنی نے جمہوریت نواز طاقتوں اور سیکولر عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ملک میں امن وامان کو بنائے رکھنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں اور بلا تفریق مذہب وملت فرقہ پرستوں کا مقابلہ کرنے کے لیے آگے آئیں تاکہ آر ایس ایس کو ملک کی سیکولر روایت، بھائی چارے اور جمہوری ڈھانچے کو ختم کرنے [illegible]

آئین اور حقیقت

[illegible]

خوابوں کا ہندستان

[illegible]

(باقی صفحہ پر)

ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی

نگراں: مولانا اسعد مدنی
مدیر: محمد حنیف [illegible]
ملکیت: جمعیۃ ٹرسٹ سوسائٹی
مقام اشاعت: مدنی ہال
[illegible] بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی
مطبوعہ: [illegible] آفسیٹ [illegible]
[illegible]

۱۴ اکتوبر سے ۲۳ اکتوبر ۲۰۰۰ء کے دوران جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام اصلاح معاشرہ عشرہ کو کامیاب بنائیں۔

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہٗ کی اپیل